نظام تجارت وزراعت کی اصلاح

فقہ اسلامی کی روشنی میں

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر مفتی سید شجاعت علی قادری

مفتی سید شجاعت علی قادری (رحمۃ اللہ علیہ) نے اسلامی نظریاتی کونسل کی ممبر شپ کے دوران اسلامی نظام معیشت کے حوالہ سے قائم کمیٹی میں بحیثیت کنوینر نظام زراعت کی فقہ اسلامی کی روشنی میں اصلاح کے حوالہ سے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں جو کونسل اور قومی اسمبلی کے ریکارڈ پر ہیں۔

(۱) احیاء الموات ۔ (بنجر زمین کو قابل کاشت بنانا)

(۲) پانی کی تقسیم کا ایسا نظام ہو جس سے ہر موگاہ (موگہ) پر بجلی پیدا کی جائے۔ جو پورے واٹر کورس کو روشن رکھے۔

(۳) زمین کے ایک ایک انچ سے فائدہ اٹھایا جائے۔ کوئی شخص زمین غیر آباد نہ رکھے۔

(۴) فصلوں کو جمع کر کے قرآنی نظام کو جاری کیا جائے ۔یعنی درخت لگائے جائیں ،اس میں بیلیں چڑھائی جائیں ان کے درمیان میں فصل اگانا، ہر زمین دار پر واجب قرار دیا جائے۔

(۵) حکومت مال خریدنے کی ضمانت مہیا کرے۔

(۶) ہر تحصیل کی سطح پر چپ بورڈ اور گتے کے کارخانے بنائے جائیں۔ کپاس ،گنا وغیرہ کی فاضل لکڑی استعمال میں لائی جائے۔

(۷) کسانوں کو قرضِ حسنہ کی سہولتیں بلا دقت مہیا کی جائیں۔

(۸) بند بنانے کے نظام کے ذریعے انتہائی چھوٹے جنریٹنگ پاور لگا کر چھوٹے پیمانے پر بجلی پیدا کی جائے جو اس علاقے کی ضروریات کے لئے کافی ہو۔

(۹) سورج کی روشنی سے بجلی پیدا کرنے اور پانی اٹھانے کا آسان طریقہ ایجاد کیا جائے۔

(۱۰) مزارعت پر زمینیں دینے یعنی بٹائی کا خاتمہ کیا جائے۔

☆اذا اصبحت فلا تنتظر المساء وعش فی حدود الیوم واجمع ھمک لاصلاح یومک.☆

(۱۱)باغبانی کی بنیاد پر آدھی زمین کی ملکیت کی اجازت عام ہو۔اور سرکاری زمین میں باغبانی کرنے والے کو زمین کی ملکیت لازمی طور پر دے دی جائے۔

(۱۲)باہر سے اعلی اقسام کے بیج اور پودے منگوائے جائیں اور جدید تحقیق سے کماحقہ استفادہ کیا جائے۔

(۱۳)زرعی انقلاب کے لئے ہنگامی پروگرام بنایا جائے۔

(۱۴)اجناس خوردنی کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے اور انعام دیئے جائیں اور اعلی کارگردگی کرنے والوں کی تشہیر کی جائے۔

(۱۵)کھاد کے نرخوں میں کمی اور استعمال میں وسعت دی جائے۔

(۱۶)زمین دار اور صارف کے درمیان تمام واسطوں کو ختم کیا جائے تاکہ زمیندار کی پیداوار کی صحیح قیمت اس کو مل سکے نیز صارف کو تازہ اور سستی چیزیں میسر آسکیں۔تمام منڈیوں اور آڑھتوں کو ختم کیا جائے اور براہ راست خرید وفروخت کے نظام کا اجراء کیا جائے۔

(۱۷)زرعی اجناس کی سمگلنگ کی روک تھام کی جائے۔

(۱۸)پیداوار پر صرف ایک دفعہ ۱/۱۰(عشر)لیا جائے اس کے بعد اندرون ملک یا بیرون ملک بھیجنے کے لئے اس پر کسی قسم کا ٹیکس نہ لیا جائے کیونکہ کئی دفعہ ٹیکس لگانا ظلم ہے۔

تجارت کی فضیلت

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:۔

فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله (الجمعة ۱۰)

ترجمہ: جب نماز ادا کرلی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل (رزق) کو تلاش کرو نماز جمعہ کے وقت تجارتی لین دین اسلامی احکام کے تحت ممنوع ہے۔مگر نماز کے بعد اس کو جاری رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔اس سے تجارت کا مستحسن مطلوب شرع ہونا معلوم ہوتا ہے۔

قالوا انما البیع مثل الربوا واحل الله البیع وحرم الربوا (البقرہ ۲۷۵)

ترجمہ: وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) ویسا ہی ہے جیسے سود (لینا) حالانکہ سودے کو خدا نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔

رجال لاتلهيهم تجارة ولابيع عن ذكر الله واقام الصلوة وايتآء الزكوة يخافون يوماً تتقلب فيه القلوب والابصار...... (النور ۳۷)

ترجمہ: (یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید وفروخت۔ وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں۔

وان كان ذوعسرة فنظرة الى ميسرة (ط) وان تصدقوا خيرلكم ان كنتم تعلمون (البقرة. ۲۸۱)

ترجمہ: اور اگر قرض لینے والا تنگ دست ہو تو (اسے) کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت (دو) اور اگر (زر قرض) بخش دو تو وہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے۔ بشرطیکہ سمجھو۔

يآيها الذين آمنوا لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل الاان تكون تجارة عن تراض منكم ولاتقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما (النساء . ۲۹)

ترجمہ: مومنو! ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت لین دین ہو (اور اس سے مالی فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تم پر مہربان ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

"التاجر الصدوق الامين مع النبين والصدقين والشهداء " ۱ (ترمذی، باب البیوع)

ترجمہ: سچے اور امانتدار تاجر کا حشر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:۔

"التجار يحشرون يوم القيمة فجارا الامن اتقى وبروصدق" ۲

ترجمہ: قیامت کے دن تاجر فاجروں کی صف میں کھڑے ہوں گے، سوائے ان کے جنہوں نے تقوی نیکی اور راست بازی کو اختیار کیا ہوگا۔

انتقال ملکیت

ایک شخص کی ملک کے دوسرے شخص کی ملکیت میں منتقل ہونے کے لئے اسلام نے چار طریقے وضع

کیے ہیں، بیع وشراء، وصیت، میراث اور ہبہ باقی تمام طریقے ان چاروں میں شامل ہیں۔

بیع وشراء

یعنی خرید وفروخت، یہ اہم معاشی وسیلہ ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جو زریں اصول بیان فرمائے ہیں اگر دنیا ان کو اپنا لے تو تجارتی لوٹ کھسوٹ، مصنوعی کساد بازاری، ملاوٹ اور ذخیرہ اندوزی جیسے بدترین جرائم ختم ہو سکتے ہیں۔ یہ غلط تجارت ہی ہے جس کے بہانے استحصالی قوتوں نے دنیا کے ایک وسیع وعریض خطے کو اپنی غلامی کا طوق پہنا دیا اور آج بھی بیشتر اقوام اپنی تاجرانہ صلاحیتوں کی بنیادوں پر بام عروج پر پہنچی ہیں۔

تجارت کے اصول

بیچنے والا اور خریدنے والا ایک دوسرے کی ضرورت دفع کرنے کی خاطر خرید وفروخت کریں، اور کوئی کسی پر کسی قسم کی زیادتی نہ کرے۔

قرآن کریم میں ہے:۔

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدہ: ۲)

ترجمہ: بھلائی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو، اور گناہ اور ظلم پر ہرگز کسی کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

نیز ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

لاضرر ولا ضرار

ترجمہ: نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ اور نہ کسی سے نقصان اٹھاؤ۔

۳۔ فریقین کی رضامندی ضروری ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔ **یآیھا الذین امنوا لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الآان تکون تجارۃ عن تراض منکم (النساء آیۃ: ۲۹)**

ترجمہ: اے ایمان والو، تم آپس میں اپنے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت ہو۔

اب یہ امر قابل غور ہے کہ حکومت کسی زمین یا منافع کو مقررہ ادائیگی کے بعد جبری قبضہ (acquire) کرتی ہے تو آیا یہ درست ہوگا یا نہیں، اور اگر ہوگا تو کس حد تک؟ ایک صریح حدیث سے

اس قسم کی بیع ممنوع ہے۔

نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع المضطر،،(۳)

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے جبروز بردستی کی بیع سے منع کیا ہے۔

۳۔فریقین میں سے کوئی مجنون ،مجبور،مکرہ،معتوہ نہ ہو بلکہ دونوں عاقل وبالغ ہوں یا کم از کم اتنا بڑا بچہ ہو کہ خرید وفروخت کی سمجھ رکھتا ہو۔

۴۔معاملہ میں کسی قسم کا دھوکہ،خیانت اور معصیت کا دخل نہ ہو،حدیث شریف میں ہے:۔

"افضل الکسب بیع مبرور وعمل الرجل بیده،(الحدیث) والبیع المبرور هو البیع الذی یبر فیه فلم یغش ولم یعص الله فیه .(۴)

ترجمہ: بہترین کمائی "بیع مبرور،، ہے اور دستکاری ہے،اور بیع مبرور ایسی تجارت کو کہتے ہیں جو دھوکہ ،خیانت اور اللہ کی معصیت سے پاک ہو۔

۵۔ایسی تجارت جس میں ایک فریق کا فائدہ دوسرے فریق کے یقینی نقصان پر منتج ہو ناجائز ہے۔مثلا جوا،لاٹری اور سٹہ خواہ کسی قسم کا ہو،قرآن کریم میں ہے۔

یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر(البقره:۲۱۹)

ترجمہ: یہ لوگ آپ سے شراب اور جوئے کی بابت دریافت کرتے ہیں،آپ فرمادیجئے ان دونوں باتوں میں بڑا گناہ ہے۔

۶۔فریقین میں سے کسی ایک کی رضا اگرچہ بظاہر ہو مگر درحقیقت نہ ہو مثلا سود دینا یا کسی مزدور کو محنت کے مقابلہ میں کم اجرت کا دینا ناجائز ہے،فرمان الٰہی ہے:۔

واحل الله البیع وحرم الربوا(البقره:۲۷۵)

ترجمہ: اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

۷۔ایسی اشیاء کی خرید وفروخت جو اپنی ذات کے اعتبار سے ناپاک اور حرام ہوں،ناجائز ہے مثلا خنزیر،شراب،بت،مردار،دم مسفوح،وغیرہ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:۔

"ان الله حرم بیع الخمر والمیسر والخنزیر والاصنام،،.(۵)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالی نے شراب،مردار،خنزیر اور بتوں کی تجارت کو حرام قرار دیا ہے۔

اس میں سینما کی فلمیں، فحش گانوں کے ریکارڈ اور وہ تمام چیزیں جن میں شرانگیزی اور فحشاء کی اشاعت ہو شامل ہیں۔

۸۔ وہ تمام بیوع جن میں بعد کو لڑائی جھگڑا قائم ہونے کا خطرہ ہو، ممنوع ہیں۔ مثلاً غیر معین مدت کے لئے کسی چیز کو خریدنا یا کسی ایسی چیز کا بیچنا جو ابھی موجود نہ ہو۔(۶)

مختصراً یہ تجارت کے اصول تھے تفصیلات کتب فقہ میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ اب بیع وشراء کی چند مزید صورتیں ملاحظہ ہوں:۔

مضاربہ

ایسی تجارت کو کہتے ہیں جس میں ایک طرف سرمایہ (راس المال) ہوتا ہے اور دوسری جانب فقط محنت ہوتی ہے اور نفع ونقصان میں کسی تناسب سے شرکت ہوتی ہے، مثلاً نصف، ثلث یا ربع وغیرہ اور اللہ نہ کرے خسارہ ہو تو صرف صاحب المال برداشت کرے گا اور مضارب اپنی محنت کا معاوضہ نہیں طلب کرے گا، اگر بنکنگ کے نظام کو مضاربہ سے بدل دیا جائے تو ہم سود کی لعنت سے بچ سکتے ہیں۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ پاکستان میں ان خطوط پر علمی وعملی دونوں انداز سے کافی پیش رفت ہوئی ہے۔ اگرچہ ابھی کچھ اذہان جن میں سودی نظام سرایت کئے ہوئے ہے اس پر پوری طرح تیار نہیں، حالانکہ بعض مقامات پر معمولی تبدیلی سے بھی ہم حرام اور نجس سے بچ سکتے ہیں، لیکن جب ایک انسان کی پوری تربیت غیر اسلامی ماحول میں ہوئی ہو، اور اس کے نزدیک سوائے دنیاوی سود وزیاں کے اور کوئی سود وزیاں سرے سے نہ ہو تو اس سے کسی خیر کی توقع عبث ہے۔(۷)

مفاوضہ

ایسے تجارتی کاروبار کا نام ہے جس میں کمپنی کے طور پر لوگ اپنا اپنا مال دے کر شریک بن جاتے ہیں۔ اور نفع ونقصان میں شریک ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے وکیل وکفیل اور اس معاملہ کے تمام حالات میں ذمہ دار رہتے ہیں۔ اس میں ہر قسم کی شرکت برابری کی بنیاد پر ہوتی ہے(۸)

شرکت صنائع

اس میں چند ہم پیشہ لوگ مل کر چیزیں تیار کرتے ہیں اور نفع ونقصان کی شرکت کے ساتھ کاروبار کرتے ہیں۔

شرکت وجوہ

اس میں مال کسی کا نہیں ہوتا بلکہ چند لوگ مل کر اپنی ذاتی وجاہت ،دیانتداری اور تجربہ کی بنا پر لوگوں کا روپیہ بطور قرض اکٹھا کر کے کاروبار کرتے ہیں۔اور اس کے نفع و نقصان میں شرکت کرتے ہیں ۔شرکت کی یہ قسم صرف فقہاء احناف کے ہاں جائز ہے۔(۹)

بیع سلف یا سلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"من اسلف فی تمر فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم.(۱۰)

ترجمہ: جو شخص بیع سلف کرے کھجوروں میں تو اسے چاہئے کہ معین پیمانہ معین وزن میں معینہ مدت تک کے لئے کرے۔

فقہاء کے نزدیک بیع سلم کی تعریف یہ ہے کہ "بیع آجل لعاجل،،وہ چیز جو آئندہ مدت میں پائی جائے گی اس وقت قیمت لیکر بیچ دی جائے اب یہ بیع درحقیقت معدوم یعنی غیر موجود کی ہے۔مگر اس کو لوگوں کی ضروریات کے باعث چند شرائط کے ساتھ جائز رکھا گیا ہے۔زراعت پیشہ لوگوں کو عام طور پر روپے پیسے کی ضرورت ہوتی ہے۔خاص طور پر جب بوائی کا موسم آتا ہے،لہذا وہ لوگوں سے پیسہ طلب کرتے ہیں،تو شرعاً یہ اجازت ہے کہ ایک شخص غلہ یا پھل وغیرہ اس طرح خریدے کہ ان کی قیمت ابھی ادا کردے اور وہ چیزیں فصل تیار ہونے پر لے لے اس میں وہ تمام شرائط ملحوظ ہونگی جو شرعاً معتبر ہیں۔

اس نظام کو دیانتدارانہ طریق پر رائج کر کے کسانوں کو سودی قرضوں سے نجات دلائی جاسکتی ہے۔

ہبہ

انتقال ملکیت کا دوسرا طریقہ ہبہ ہے جس کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ اپنی ملکیت کسی دوسرے کی ملکیت میں بخوشی بلاعوض منتقل کردینا۔یہ عام طور پر غرباء کی حاجت رفع کرنے کے لئے یا دوستوں اور رشتہ داروں کے لئے ہوتا ہے۔حدیث شریف میں اس کو معاشرتی محبت پیدا کرنے کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

"تھادوا اتحابوا،،(۱۱)

ترجمہ: آپس میں ہدیہ کا لین دین کرو تو محبت پیدا ہوگی۔

وقف

یعنی کسی جائیداد یا کسی بھی چیز کا خدا کے نام پر دے دینا تا کہ اس کی آمدن فقراء غرباء، مساکین، قرض خواہوں، ذوی القربیٰ، یتامی وغیرہ پر صرف کی جائے۔ اب اس کو نہ تو کوئی بیچ سکتا ہے اور نہ ہی یہ وقف کے وارثوں میں تقسیم ہو سکتی ہے۔(۱۲)

اسلامی نظام معیشت میں یہ رفاہ عامہ کا ایک ادارہ ہے اگر مسلمان اصحاب مال اس پر توجہ کریں تو ملک میں غربت وافلاس کا خاتمہ ممکن ہے۔

وصیت

مرنے سے پہلے اپنی ملکیت یا اس کے منافع کو کسی شخص یا ادارہ کے لئے دینے کی تاکید کر دینا یا لکھ جانا، وصیت ہے قرآن کریم میں وصیت کے احکام مذکور ہیں اور اس کو وراثت سے مقدم رکھا گیا ہے تاہم یہ مرنے والے کے تہائی مال سے زائد میں نافذ العمل نہیں۔ اور چونکہ وصیت وارثوں کے لئے شرعاً نہیں ہوسکتی ہے اس لئے وصیت سے دولت کی گردش میں مزید مدد ملتی ہے۔

میراث

کسی شخص کے مرجانے کے بعد اس کی تمام منقولہ وغیر منقولہ جائیداد لازماً اس کے وارثوں میں تقسیم کرنا ہوتی ہے۔ وارثوں کی تفصیلات قرآن وسنت میں مذکور ہیں۔ اگر میراث کا نظام اپنے حقیقی معنوں میں نافذ ہو جائے، تو بڑی بڑی زمینداریاں یقیناً چھوٹے یونٹوں میں خود بخود تقسیم ہو جائیں گی۔ اور چند ہاتھوں میں دولت کا ارتکاز ختم ہو جائے گا، دولت صرف ایک خاندان ہی میں گردش نہیں کرتی رہے گی۔ اگر ایک شخص کی لڑکی یا لڑکے کو زمین سے حصہ ملتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ لڑکی کا شوہر، اور لڑکے کی بیوی بھی اس جائیداد سے استفادہ کریں گے۔ اور پھر یہ سلسلہ آگے چل نکلے گا۔

تفلیس (دیوالیہ)

تجارت سے متعلق ایک قانون دیوالیہ ہے۔ دیوالیہ یا تفلیس کی صورت کو اسلام نے عادلانہ طریقہ

پر تسلیم کیا ہے۔اسلامی کونسل کی اس سلسلہ میں سفارشات کو نافذ کیا جانا چاہئے۔مضاربہ آرڈیننس کو کونسل کی پیشگی منظوری کے بغیر نافذ کیا گیا اس میں بعض غیر اسلامی دفعات کو اسلام کے مطابق بنایا جانا ضروری ہے۔

انضباط قیمت وانسداد نفع خوری وذخیرہ اندوزی ایکٹ ۱۹۷۷ء

اس قانون میں انضباط قیمت کے جو طریقہ وضع کئے گئے ہیں وہ شرعی احکام سے مطابقت نہیں رکھتے۔

قانون شراکت ۱۹۳۲ء،قانون دادرسی مختص،۱۹۷۷ء،قانون جائیداد ۱۸۸۲ء کو بھی کونسل از سر نو مرتب کرنے کی سفارش کر چکی ہے۔

قانون بیع مال،۱۹۳۰ء

اس قانون کو بالکل نئے سرے سے نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔کیونکہ اسلامی نظام تجارت میں جو عادلانہ اوصاف پائے جاتے ہیں وہ اس قانون میں ترمیم واضافہ کے ذریعے شامل کرنا بہت مشکل عمل ہے بیع کی جائز صورتوں کا ذکر اور اس کی حرام صورتوں کی تفصیل اس قانون میں جب تک ذکر نہ کی جائے تب تک یہ قانون نامکمل ہی کہلائے گا۔

اللہ تعالی نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔انسان کی ہر جائز کمائی بیع کے تحت آتی ہے۔بیع،مال میں جائز اور منصفانہ بڑھوتری کا دوسرا نام ہے جبکہ سود کو لوٹ کھسوٹ کا طریقہ کہا جائے گا اور انسان کی ہر ناجائز کمائی سود کے تحت آتی ہے۔

(۱)اسلام جو تجارتی حقوق عطا کرتا ہے موجودہ قانون ان کو تسلیم نہیں کرتا۔حقوق مالیہ اور غیر مالیہ اور پھر ان حقوق سے متعلقہ دیگر حقوق ارتفاق کا احاطہ اور حق کیا ہے اور اس کا انتقال کن کن صورتوں میں ہوتا ہے کا تذکرہ بھی اس قانون میں نہیں کیا گیا۔

(۲)معاہدہ بیع میں جو شرائط اسلامی شریعت عائد کرتی ہے وہ موجودہ قانون میں ناپید ہیں۔

(۳)بیع کی انواع۔بیع باطل اور بیع فاسد کی تمام تفصیلات کا فقدان ہے۔

(۴)اسلام مال کی تعریف میں مال متقوم اور غیر متقوم کا جو بنیادی فرق وضع کرتا ہے وہ اس قانون میں موجود نہیں ہے۔

(۵)بیع کی جائز اقسام مثلاً بیع سلم۔بیع استصناع وغیرہ کو بھی قانونی حیثیت دی جانی ضروری ہے۔

(۲)تجارت میں اشتراک کے لئے جوصورتیں اسلامی قانون وضع کرتا ہے ان کوبھی اس قانون کے تحت لیا جانا چاہئے۔

لہذا اس قانون کو از سر نو مرتب اور نافذ کئے جانے کی سفارش کی جاتی ہے۔جیسا کہ کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ دسمبر ۱۹۸۳ء میں بھی ایسی سفارش کی ہے۔

انواع بیع الباطل (بیع کی باطل اقسام)

ا۔بیع المعدوم

ایسی چیز کی بیع باطل ہے جس کے معدوم ہونے کا خطرہ موجود ہو۔مثلاً ثمر اور زرع،ان کے ظاہر ہونے سے قبل کی بیع وغیرہ۔

(الف)عن ابن عمر رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع حبل الحبله(۱۳)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ کے حمل کی بیع سے منع فرمایا۔

(ب)عن ابن عباس رضی الله عنهماانه قال النبی صلی الله علیه وسلم ان لاتباع ثمره حتی تطعمه (۱۴)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے قابل ہونے سے پہلے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا۔

(ج)نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحها.(متفق علیه)

ترجمہ:نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے پکنے سے قبل ان کی فروخت کو منع فرمادیا۔

بیع معدوم میں اصل بات غرر ہے جب غرر کا شائبہ نہ ہوتو ایسی چیز کی بیع جس کا تسلیم کیا جانا ممکن ہو وہ جائز ہے مثلاً بھیڑوں پر اون وغیرہ۔

بیع معجوز التسلیم

ایسی چیزوں کی بیع جس کو بائع دینے سے عاجز ہو باطل ہے مثلاً ہوا میں پرندہ یا پانی میں مچھلی یا دشمن کے قبضے میں مکان یا زمین کی فروخت وغیرہ۔

(الف)ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الحصاة وعن بیع الغرر(۱۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حصاۃ اور بیع غرر سے منع فرمایا۔

(ب)عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاتشتروا السمک فی الماء فانه غرر.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانی میں مچھلی کو مت خریدو کیونکہ یہ دھوکہ ہے۔

(ج)لاتبع مالیس عندک

ترجمہ: جو تمہارے پاس نہیں اسے نہ بیچو۔

(د)عن ابن عمر رضی الله عنه ان النبی صلى الله عليه وسلم قال لاتبع مالم یقبض(۱۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک قبضہ نہ کرلو نہ بیچو۔

بیع الدین

قرض کی قرض سے بیع ناجائز ہے:۔

عن ابن عمر رضی الله عنه ان النبی صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الكالى بالكالى (اى الدين بالدين)(۱۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کی قرض سے فروخت کو منع فرمایا۔..................(جاری ہے)

نئی کتاب ....ایک طالب علم کی

سفری یادداشتیں

نور احمد شاہتاز

ناشر: اسکالرز اکیڈمی کراچی...... ہر اچھے بکسٹال پر دستیاب ہے۔

☆الفجر المنبهات والاکثار منها کالشاهی والقهوة نواهند الندخين والشيشة وغيرها.☆

حواشی

۱۔جامع ترمذی، ج ۲، کتاب البیوع

۲۔حوالہ مذکورہ

۳۔ابوداؤد: السنن ج ۲، ابواب البیوع

۴۔عبدالرحمٰن الجزیری: کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، جلد ۲ صفحہ ۲۰۲، شاہ ولی اللہ: حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲، صفحہ ۱۰۳

۵۔عثمانی ظفر احمد: اعلاء السنن، ۱۴/۱۰۴

۶۔ابوداؤد و ترمذی: کتاب البیوع: ۱۹ طلاق: ۷ و بیوع: ۶۸

۷۔مرغینانی الھدایہ، ج ۲، کتاب المضاربہ

۸۔حوالہ بالا، کتاب الشرکۃ

۹۔حوالہ بالا

۱۰۔صحیح مسلم، جلد ۱۰، صفحہ ۲۳۱، طبع بیروت۔

۱۱۔جامع صغیر، جلد ۱، صفحہ ۴۵۴

۱۲۔ابن عابدین: ردالمختار، جلد ۳ کتاب الوقف و جامع الفصول جلد ۲، صفحہ ۱۷۷

۱۳۔رواہ البخاری و مسلم واحمد والموطا وابوداؤد والنسائی والترمذی عن ابن عمر۔انظر جامع الاصول ج ۱ ص ۴۴۱۔نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۴۷

۱۴۔نصب الرایہ ج ۴ ص ۱۱ نیل الاوطار ج ۵ ص ۱۴۹

۱۵۔رواہ مسلم وابوداؤد: کتاب البیوع۔

۱۶۔رواہ ترمذی وابوداؤد والبخاری ومسلم والنسائی، کتاب البیوع

۱۷۔رواہ الدارقطنی ورواہ الطبرانی عن رافع بن خدیج وھبۃ الزحیلی ۴/۴۳۲۔

☆اعتنِ بنظافة ثوبك وحسن رائحتك وترتيب مظهرك مع السواك والطيب.☆